www.KitaboSunnat.com

تبلیغی وتعلیمی میدانوں میں بھی ان کا کام نمایاں ہے۔ درحقیقت جن علمائے اسلام نے بھی فرقہ داریت کے بندھنوں سے نکل کر کسی اسلامی فکر کا احیاء کیا وہ سنت وحدیث ہی کا فیضان ہے اس لیے اہل حدیث کی علمی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ علوم وفنون میں تفسیر وحدیث ہو یا فقہ وکلام، تاریخ وسیرت ہو یا اخلاق واحسان، ہند کے علمائے حدیث (جنہیں ان کے جذبۂ اتباع سنت کی وجہ سے اہل حدیث کہنا چاہیئے یا وہ خود اہل حدیث کہلائے) بھی پیچھے نہیں رہے۔ ان صاحب بصیرت علماء نے اس کام کو اسلام ہی کی خدمت سمجھ کر سرانجام دیا اور اسے فرقہ وارانہ سرگرمیوں کا رنگ نہ دیا لیکن افسوس ہے کہ بعض کوتاہ فہم لوگوں نے سنت کی حمایت میں ان کے کام کو فرقہ داریت پر محمول کیا اور اہل حدیث کو ایک فرقہ بنا ڈالا اور اس مغالطے میں بعض اہل حدیث عوام اور ان کے راہنما بھی آگئے۔

بہرصورت ہندوستان میں جن علماء کو حمایتِ سنت یا خدمتِ حدیث کی وجہ سے امتیاز حاصل ہوا، ان کا کافی اور وافی ذکر اس طویل مقالے اور ضمیمہ میں ملتا ہے۔ مولانا نوشہرویؒ نے ہر فن کے الگ الگ تراجم اور عنوانات قائم کر کے ان علمائے اسلام کی جملہ خدمات کا مکمل ومفصل خاکہ اور نقشہ پیش کیا ہے۔ اس کتاب میں پاک وہند کے تقریباً ہر چھوٹے بڑے عالم حدیث کی خدمات اور اداروں کا ذکر ملتا ہے۔

اپنی اس جامعیت کے باوصف یہ قابل قدر کتاب نو روپے میں مہنگی نہیں۔ اسے ہر لائبریری اور ادارے کی زینت بننا چاہیئے۔

کتاب: اہل حدیث کے امتیازی مسائل — سائز وضخامت $\frac{20\times 26}{8}$ ۱۱۶ صفحات

مصنف: حضرت مولانا حافظ عبداللہ صاحب محدث روپڑیؒ

طباعت وکتابت: آفسٹ، کاغذ سفید — قیمت: ۶ روپے

ناشر: مکتبہ دار الحدیث راجووال، ضلع ساہیوال

کتاب کی علمی اور افادی حیثیت کے لیے تو حضرت العلام حافظ عبداللہ صاحب محدث روپڑیؒ کا اسم گرامی ہی اس کے بلند پایہ ہونے کی کافی ضمانت ہے۔ کیونکہ حضرت حافظ صاحب کی شخصیت اپنے تبحر علمی اور فکر وعمل میں سلامت روی کی وجہ سے علمی حلقوں میں نہ صرف مسلّمہ ہے بلکہ کتاب وسنت کی ترجمانی میں آپ کو مقتدیٰ اور وقت کی امامت کا درجہ حاصل ہے اور پھر زیر تبصرہ کتاب تو ایسے موضوع

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر ہے جس میں آپ کی بصیرت کو سند سمجھا جاتا ہے یہاں تک کہ حافظ صاحب مرحوم سے شدید اختلاف رکھنے والوں نے بھی موصوف کو اس بارے میں وحید العصر مانا اور اہم سے اہم تر مسئلہ میں آپ کی صلابت رائے کا لوہا قبول کیا۔ آپ کی تنقید اور پکڑ اتنی مضبوط ہوتی تھی کہ جب کسی بڑے سے بڑے عالم کی گرفت کی تو اسے جواب دینے کا یارا نہ ہوا۔ دیوبندی مسلک کے خاتمۃ المحدثین مولانا انور شاہ صاحب مرحوم کی مسئلہ الفاتحہ خلف الامام پر مشہور عام کتاب فصل الخطاب (عربی) کا جواب بنام الکتاب المستطاب (عربی) لکھا۔ مولانا موصوف اس کے عرصہ بعد تک زندہ رہے لیکن ان کی طرف سے یا ان کے کسی دیگر ساتھی کی طرف سے جواب نہ آیا۔

اسی طرح زیر نظر کتاب مشہور عالم دین دیوبندی گروپ کے حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی ایک کتاب "الاقتصاد فی التقلید والاجتہاد" ہی کا جواب ہے جس میں انہوں نے اہل حدیث پر نہایت سخت طعن وتشنیع سے کام لیتے ہوئے انہیں پکے از "فتنۂ عظیمہ" قرار دیا اور اہل حدیث کے چودہ امتیازی مسائل قرار دیتے ہوئے انہیں حدیث کے خلاف قرار دیا۔ حافظ صاحب مرحوم نے اگرچہ ان مسائل کی اس دَور میں گرماگرمی اور اہمیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے حقیقت بیان کی ہے اور چند ایک مسائل کے حدیث کے مطابق ہونے پر پُرزور دلائل دیے ہیں لیکن ساتھ ہی یہ تبلایا ہے کہ باقی مسائل شافعہ وغیرہ کے ہیں جو تقلید کے اعتبار سے حنفیہ ہی کے مثل ہیں اس لیے ان کے جوابات کی ذمہ داری اہل حدیث پر نہیں ہے۔ لیکن اس سلسلہ کا اہم اصول جو اہل حدیث کے لیے موصوف نے پیش کیا ہے وہ انہی کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں:

> "اہل حدیث کو چونکہ کسی خاص امام سے تعلق نہیں بلکہ جدھر حدیث ہے وہی ان کا مذہب ہے۔ اس لیے ممکن نہیں کہ ان کے اتفاقی مسائل غلط ہو جائیں۔"

حافظ صاحب کی کلام مذکور سے دو چیزیں خود اہل حدیث کے لیے نصیحت ہیں:

۱۔ اہل حدیث کو آمین، رفع یدین اور فاتحہ کے مسئلہ پر اس لیے اڑنا چاہیئے کہ یہ ایک یا بہت سے اماموں کے متفقہ مسئلے ہیں بلکہ اس لیے کہ اماموں کے امام، امام المتقین اور سید المرسلین کی سنت ہیں، مثلاً رفع الیدین، آمین وغیرہ۔

۲۔ بالفرض اگر کسی اہل حدیث کا کوئی مسئلہ سنتِ صحیحہ کے مطابق نہ ہو تو وہ مسئلہ اہل حدیث کا ہو ہی نہیں سکتا، کیونکہ اہل حدیث کا عقیدہ اس فکر پر مبنی ہے کہ مطابقتِ سنت ہی معیارِ حق ہے اور وہی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل حدیث کا عمل ہونا چاہیئے مثلاً شرمگاہ، یا عورت کو ہاتھ لگانا ناقضِ وضو ہے یا نہیں؟ اس میں دیکھا جائے کہ سنت کی راہنمائی کیا ہے؟ اس فکر و عقیدہ سے جو بھی نتیجہ حاصل ہوگا وہی اہل حدیث کا مسئلہ ہوگا۔

چونکہ ہر مذہب کی اصل بنیاد فکر و عقیدہ ہوتا ہے۔ اس لیے حافظ صاحبؒ نے شروع میں فکری اختلاف پر بحث کی ہے کہ حنفیہ شافعیہ کے نزدیک تقلید ضروری ہونے کی وجہ سے اپنے فرقہ کے مسائل پر کاربند رہنا لابدی ہے جبکہ اہل حدیث کو کسی بھی امام کے مسئلہ کی پابندی نہیں، وہ سنتِ رسولؐ میں مسئلہ کو جیسا پائیں گے ویسا ہی عمل کریں گے۔ بنیادی مسئلہ تقلید کا مفصل جواب حضرت حافظ صاحب نے اپنی ایک مستقل کتاب "تعریف اہل حدیث" میں دیا ہے۔

ہمیں مولانا ابوالسلیم محمد یوسف صاحب مہتمم دارالحدیث راجووال کی طرف سے شائع کردہ یہ کتاب دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی ہے اور تعجب بھی ہوا ہے کہ جو کام حافظ صاحبؒ کے اصل ورثاء کا تھا وہ اپنی بے سرو سامانی کے عالم میں انہوں نے کیسے کر لیا؟

اور پھر ایسی خوبصورت شکل میں کہ صرف زیب و زیبائش ہی کی وجہ سے کتاب پڑھنے کو جی چاہتا ہے وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ تبصرہ نگار ذاتی طور پر ان کی مصروفیتوں اور محنتوں سے واقف ہیں جو وہ مدرسہ دارالحدیث راجووال کے لیے کرتے رہے ہیں اور پچھلے ایک دو سال سے تو دارالحدیث اور مسجد کی شاندار تعمیرِ نو کی وجہ سے وہ بہت زیرِ بار بھی ہیں۔ اب مکتبہ دارالحدیث کھول کر انہوں نے بڑی حوصلہ مندی کا ثبوت دیا ہے اللہ تعالیٰ ان کا شوق و ذوق جوان رکھے۔ اہلِ خیر حضرات کو بھی ان سے خوب تعاون کرنا چاہیئے۔

کتاب کے شروع میں حضرت حافظ صاحب مرحوم کے اجمالی سوانح اور تصنیفات و خدمات کی ایک جھلک بھی ہے جو مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی کی توجہ کا ثمرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کارِ خیر میں جملہ حصہ لینے والوں کو اجرِ دارین سے نوازے۔ آمین۔

آخر میں مرحوم بزرگوں کی تصنیفات کو شائع کرنے والوں سے گزارش ہے کہ جو تصنیفات اپنے انداز و بیان سے اس دور کے خصوصی دواعی کے تحت لکھی گئی ہوں ان کو نئے سرے سے ایڈٹ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ سوئے اتفاق سے مسلمانوں میں ابھی فرقہ بازی کا بازار ٹھنڈا نہیں پڑا اور پھر ماضی قریب کے بزرگوں کے ساتھ عقیدت کی وجہ سے تو لوگ ان کا نام لے کر کسی تنقید کو سننا بھی گوارا نہیں کر سکتے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ